قرآنی طرز زندگی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

محمد رضا مقدسی

خلاصہ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک اہم فریضہ ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات اور آئمہ اہلبیت کی سیرت میں بھی اس کی اہمیت موجود ہے، وہ معاشرہ جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم ہو جائے وہ معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ موجودہ زمانے میں یہی ہو رہا ہے، آج کے اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں ایک طرف ہمارا معاشرہ اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ لوگ چاند پر زندگی بسر کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور دوسری طرف ہمارا معاشرہ دین و قرآن سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

اگر اسلام کے زریں اصولوں کو جمع کر کے ایک جگہ پر لکھا جائے تو ان اصولوں کی کلید اور چابی "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کو قرار دیا جائے گا کیونکہ جب تک یہ اصول زندہ ہیں اس وقت تک معاشرے میں اسلام کے دیگر اصولوں کو رشد و کمال نصیب ہے اور اگر خدا نخواستہ ان اصولوں کو پس پشت ڈال دیا جائے تو اس معاشرے میں چاہے جتنی عبادت و ریاضت کی جائے وہ بے کار اور عبث ہے اس کی کوئی ارزش نہیں۔ ہم اس مقالہ میں امر بالمعروف کی شرعی حیثیت اس کے معاشرے پر اثرات کو دیکھیں گے۔ کس طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاشرے میں انقلابی تبدیلیاں کرتا ہے۔ اس کے بغیر معاشرے کیسے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

کلیدی الفاظ: زندگی، معروف، امر، نہی، منکر، قرآن

مقدمہ

امر بالمعروف کی اہمیت کیلئے یہی کافی ہے کہ یہ ہمارے دینی فروعات میں شامل ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات اور آئمہ اہل بیت کی سیرت سے بھی اس کی اہمیت کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ معاشرہ جس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم ہو جائے تو وہ معاشرہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور آج کل یہی ہو رہا ہے آج کے اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں ایک طرف ہمارا معاشرہ اس قدر ترقی کر چکا

ہے کہ لوگ چاند پر زندگی کا سوچ رہے ہیں۔ دوسری طرف ہمارا معاشرہ دین و قرآن سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

اس مقالے کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے کمال میں فقط مادی ترقی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ معنوی ترقی بھی بہت ضروری ہے اور معنوی ترقی کی راہ میں کامیابی کے وسائل میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ہے۔ اس مقالے میں ہم قرآن کی روشنی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر روشنی ڈالیں گے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعریف:

(۱) امر بالمعروف - هو الارشاد الى المراد اشد المنجية ونهى عن المنكر- الزجر عما لا يلائم في الشريعة

(۲) وقيل: الامر بالمعروف الدلالات على الخير ونهى عن المنكر المنع عن الشر

(۳) وقيل: الامر بالمعروف - امر بما يوافق الكتاب وسنة ونهى عن المنكر - نهي عما تميل اليه انفس وشهوة

(۴) وقيل: الامر بالمعروف اشارت الى ما يرضى الله تعالى من افعال العبد واقوال له وانهى عن المنكر تقبيح عنه الشريعة العفة وهو مالا يجوز في دين الله تعالى^۱

(۱) امر بالمعروف نجات دینے والے رشد و ہدایت کی طرف رہنمائی اور نہی عن المنکر ناسازگار چیزوں سے دوری اختیار کرنے سے عبارت ہے۔

(۲) کہا گیا ہے: نیکی کی طرف رہنمائی کرنے اور نہی عن المنکر برائی سے روکنے سے عبارت ہے۔

(۳) کہا گیا ہے: امر بالمعروف کتب و سنت لے مطابق حکم دینے سے عبارت ہے اور نہی عن المنکر نفس اور خواہشات نفسانی جس طرف مائل ہو ان سے روکنے سے عبارت ہے۔

(۴) امر بالمعروف، خدا کے بندوں کے افعال اور اقوال سے راضی ہونے سے عبارت ہے اور نہی عن المنکر شریعت اور عفت سے منافی چیزوں سے نفرت سے عبارت ہے۔

قرآن مجید میں لفظ امر ۲۴ آیت میں ۲۴۵ مرتبہ لفظ (عرف) ۳۶ بار آیت میں ۳۹ مرتبہ آیا ہے اور
نہی عن المنکر کے بار آیت میں ۷ بار استعمال ہوا ہے۔

قرآن میں امر اور نہی کی اہمیت

امر اور نہی بنیادی دینی مسائل میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے
حوالے سے ارشاد ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي
التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي
أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ^۱

(یہ رحمت ان مومنین کے شامل حال ہوگی) جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے
ہیں جو نبی امی کہلاتے ہیں جن کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے
ہیں وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے
حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان پر لدے ہوئے بوجھ اور (گلے
کے) طوق اتارتے ہیں، پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں ان کی حمایت اور ان کی مدد اور
اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، وہی فلاح پانے والے
ہیں۔

پس (یاد رکھو کہ) کہ جو لوگ اس (نبی محمد ﷺ) پر ایمان لائے اور ان کی تعظیم (عزت) کی اور ان کی
مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ دلی مراد پائیں گے۔

اور حضرت لقمان اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں:

يَا بُيَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَيَّ مَا أَصَابَكَ ۗ
إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ^۱

اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو اور جو مصیبت تجھے پیش
آئے اس پر صبر کرو، یہ معاملات میں عزم راسخ (کی علامت) ہے۔

اس آیت کی ذیل میں مختلف تفاسیر پر ایک نظر

امر نیکی کو رواج دینے اور برائی کو دور کرنے میں کردار ادا کرنے سے معاشرہ پاک ہو جاتا ہے جس کی
ہر معاشرے کو ضرورت ہے^۲۔ جو شخص بھی نیکی کا حکم دینے اور بدی سے روکنے کا کام کرے گا اس پر
مصائب کا نزول ناگزیر ہے۔ دنیا لازماً ایسے شخص کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتی ہے اور اسے ہر قسم کی
ازیتوں سے سابقہ رہتا ہے^۳۔

ادارہ حسبہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اشارہ: کسی قانون کی قدر و قیمت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ دیکھا جائے کہ اس کا نفاذ کس حد تک ہے۔
بہترین قوانین اگر نافذ نہ ہوں تو ان کی حیثیت محض کاغذی ہوتی ہے معاشرے میں موجود کسی درد و
مشکل کی دوا نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس بہت سے کمزور قوانین کو بھی اگر بہتر طور پر نافذ کیا جائے
تو ممکن ہے کہ ایک حد تک مشکل کو حل کر سکیں۔ اس دلیل کے پیش نظر اسلام اور حکومت اسلام
میں قوانین کے نفاذ اور جرائم کی روک تھام کے لیے ایک وسیع اور جامع اور لائحہ عمل کو پیش نظر رکھا
گیا ہے مندرجہ ذیل صورتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) نظام قضائی (عدالتی)

(۲) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری

(۳) مسئلہ حسبہ

^۱ لقمان: ۱۷

تفسیر کوثر ج ۱ ص ۳۹۲

تفسیر القرآن ج ۳ ص ۳۱

اب ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں کچھ گفتگو کریں گے۔ حقیقت میں حدود کا اجراء و نفاذ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شاخیں ہیں۔ ہم جان تے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تین مرحلے واجب کفائی کے طور پر عوام الناس کی ذمہ داری ہیں اور ایک کی زمام حکومت کی ذمہ داری ہے۔

(۱) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قلبی یعنی انسانی دل میں برائیوں سے بیزار اور خوبیوں کا مشتاق ہو (یعنی حضرات کی رائے میں اس مرحلے سے مراد یہ ہے کہ انسان نفرت یا دلی لگاؤ کے آثار کو اپنے چہرے پر یا عمل کے ذریعے ظاہر کرے) یہ ترک واجبات اور انجام محرمات کے مقابلے میں تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے۔

(۲) زبان کے ذریعے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی انسان شروع میں نرم اور ملائم اور محبت آمیز انداز میں وعظ و نصیحت کرے اور اثر نہ ہونے کی صورت میں تند و سخت انداز اختیار کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام دے۔

(۳) ہاتھ کے ذریعے امر بالمعروف و نہی عن المنکر یا دوسرے لفظ میں واجبات کو ترک کرنے اور محرمات کو انجام دینے والوں کے خلاف عملی اقدام کرنا، یہ چاہے بدنی سزا ہو، زندان میں ڈالنا یا اس کے مشابہ عمل کے ذریعے جیسا کہ کتب فقہ میں کہا گیا ہے کہ یہ مرحلہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور ممکن نہیں ہے کہ اسے عوام الناس کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ ایسا کرنا بحران کا باعث بن سکتا ہے۔

اس اشارے کے ساتھ ہم قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے رہنمائی لیتے ہیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ
وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ^۱

تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو

خود ان کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان والے ہیں لیکن ان کی اکثریت فاسق ہے۔

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ^۱

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ^۲

سب برابر نہیں ہیں، اہل کتاب میں کچھ (لوگ) ایسے بھی ہیں جو (حکم خدا پر) قائم ہیں، رات کے وقت آیات خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے، نیک کاموں کا حکم دیتے، برائیوں سے روکتے اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی صالح لوگوں میں سے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۗ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ^۳

اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں، وہ نیک کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

^۱ آل عمران: ۱۰۴

^۲ آل عمران: ۱۱۳، ۱۱۴

^۳ توبہ: ۷۱

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِنُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِينَ^۱

(یہ لوگ) توبہ کرنے والے، عبادت گزار، ثناء کرنے والے، (راہ خدا میں) سفر
کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی دعوت دینے والے اور
برائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (اے رسول)
مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔

الَّذِينَ إِذَا مَكَتَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ^۲
یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ
ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام
اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں ایک اہم قدم
مذکورہ بالا آیات وہ خصوصی آیات ہیں جن میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اہم فریضے کو بیان
کیا گیا ہے۔ سب سے پہلی آیت میں قرآن مجید امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایک عمومی حکم کے
طور پر بیان کرتا ہے اور اسے امت اسلامی کی ایک اہم خصوصیت قرار دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں
ہے کہ یہ فرضہ سابقہ امتوں میں موجود نہیں تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ امت اسلامی میں اس (فریضے) کو
ایک اصل رکن (یعنی مستحکم قاعدے اور رکن) کی حیثیت دی گئی ہے۔ ارشاد ہے تم ایک بہترین
امت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لیے خلق کیا گیا ہے کیوں کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرتے اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

قرآنی طرز زندگی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ^۱

دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک طرف تو قرآن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایک خصوصیت کے طور پر متعارف کرتا ہے جس کے باعث اسلام اعلیٰ ترین دین اور امت اسلامی ایک مثالی امت قرار پاتی ہے اور دوسری طرف سے ان دونوں ذمہ داریوں کو خدا پر ایمان سے پہلے ذکر کرتا ہے اور یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جب تک یہ فرائض اسلامی اصولوں کے طور پر عوام الناس میں نافذ نہ ہو، لوگوں کے ایمان کی بقاء کی بھی ضمانت فراہم نہیں ہوتی۔

جی ہاں! ایسا ہی ہے اگر ان دو اصولوں کو فراموش کر دیا جائے تو دلوں میں ایمان کی جڑیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں، اس کی شاخیں پتے مکلا جاتے اور آخر کار اس کے ستون منہدم ہو جاتے ہیں۔ ضمناً اس بیان سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمان اس وقت تک امت شمار ہوں گے جب تک وہ نیکی کی طرف دعوت اور فساد کے ساتھ مقابلے کو فراموش نہیں کریں گے۔ جس دن ان دو عظیم الہی ذمہ داریوں کو فراموش کر دیا جائے گا اس دن نہ وہ بہترین امت رہیں گی اور نہ ہی انسانی معاشرے کے لیے سود مند اور نفع بخش! مسلمان اسی وقت جہان میں موجود امم (امتوں) کی قیادت و راہنمائی کر سکتے ہیں اور دنیا ان کے وجود سے خیر و برکت حاصل کر سکتی ہے جب وہ ان دو عظیم ذمہ داریوں کو عمومی سطح پر جاری کریں۔

دوسرے الفاظ میں: امت اسلامی کے ایک ایک فرد پر لازم ہے کہ وہ اس امر (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کے بارے میں اپنی ذمہ داری محسوس کرے جبکہ اس کے برعکس آج کی دنیا میں فتنہ و فساد سے نبرد آزما ہونا اور اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی دعوت دینا فقط حکومتی مامورین کے ذمہ ہے۔ باقی لوگ اپنے آپ کو ہر قسم کی ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دیتے اور اجتماعی و معاشرتی مسائل کے مقابلہ میں خدا کو غیر جانبدار سمجھتے ہیں۔ مسلمان یہ کہتے ہوئے نظر آتا ہے کہ (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) ایک عمومی ذمہ داری ہے جس کے دائرے میں چھوٹے بڑے پیر و جوان عورت مرد عالم سبھی آتے ہیں۔ لفظ معروف (جانا پہچانا) اور منکر (انجانا) پر اعتماد بھی قابل توجہ ہے، اس لئے کہ ایک

مطالعہ قرآن
شمارہ: ۶، جلد: ۱۱، جنوری تا جون ۲۰۲۳ء

طرف ظاہر کرتا کہ واجبات و محرمات ایسی چیزیں ہیں جنہیں انسان کی عقل و روح بخوبی پہچانتی ہے لہذا انسان واجبات سے محبت کرتا ہے اور محرمات اس کیلئے انجانی اور باعث نفرت چیزیں ہوتی ہیں۔

دوسری طرف سے بد یہی اور واضح ہے کہ اگر ان دو فریضوں کو بھلا دیا جائے اور معاشرے کو منکرات (پر عمل کرنے) کی عادت پڑ جائے اور اہل معاشرہ اچھائیوں، برائیوں کی تعلیم کو ترک کر دیں تو معروف منکر اور منکر، معروف میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ ایک عظیم خسارہ ہے، یہ وہی مصیبت و بد بختی ہے جس نے ثم معاشروں کو گرفت میں لے رکھا ہے کہ ان میں منکر اور معروف نے اپنی جگہیں تبدیل کر لیں (یعنی منکر اور معروف کی تمیز ختم ہو چکی ہے)۔

رسول اکرم ﷺ ایک حدیث میں فرماتے ہیں:

من امر بالمعروف ونهى عن المنكر فهو خليفة رسول الله و خليفته و كذا به
ترجمہ: جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے وہ خدا کی زمین پر اس کا خلیفہ ہے اسی طرح وہ رسول خدا اور کتاب خدا کا بھی خلیفہ ہے

دوسری آیت کے پیش نظر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت کے بعض افراد کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے الفاظ میں اس کا تعلق خاص طور پر حکومت اور اس کے کارندوں کے ساتھ ہے، ارشاد ہو تا ہے: ضروری ہے کہ تم سے کچھ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وظیفہ انجام دیں، ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں:

(۲) وَ لَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ^۲

جب اس آیت کو گزشتہ آیت کے ساتھ رکھا جائے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایک عمومی فریضہ قرار دیتی ہے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس (پہلی آیت) میں ان دو عظیم ذمہ داریوں کے ایک مرحلے میں قلب و زباں کا اور دوسرے میں عمل کا حکم ہے۔ دلچسپ یہ ہے کہ کامیابی اس آیت میں ان لوگوں کیلئے بیان ہوئی ہے جنہوں نے یہ دونوں ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔

قرآنی طرز زندگی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

امت کے ساتھ تعبیر کرنا شاید اس نکتے کی طرف اشارہ ہو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اس مرحلے میں کام ایک لائحہ عمل اور ادارہ کی صورت میں انجام پانا چاہئے اور ہم جانتے ہیں کہ جو کام شدت عمل اور حکومت کے ہاتھوں میں انجام پاتے ہیں وہ ان دو امور (لائحہ عمل کی تشکیل اور ادارہ سازی) کے بغیر ممکن نہیں ہوتے۔ اس آیت شریفہ کا اختتامی حصہ بخوبی گواہی دے رہا ہے کہ دنیا و آخرت کی ہر انفرادی یا اجتماعی کامیابی ان دو عظیم فریضوں کو انجام دینے میں ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

امرهم بالمعروف و انہما عن المنکر و اتقاہم للہ ، وارضاهم^۱
ترجمہ: وہ شخص جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرضہ انجام دے اور سب سے زیادہ متقی اور خدا کی رضا پر راضی ہو۔

- تیسری آیت میں ان دو عظیم ذمہ داریوں کے سلسلے میں ایک اور لطیف اشارہ موجود ہے جو اس کی شان نزول سے واضح ہو جاتا ہے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علماء نے کہا ہے کہ، قوم یہود کے کچھ دانشمند اور نیک لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں کے ساتھ ملحق ہو گئے، یہودیوں کے سردار اس سے سخت نالاں ہوئے اور ان لوگوں کے بارے کہنے لگے: ہمارے کچھ برے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اور اگر وہ درست لوگ ہے تے تو اپنے آباؤ اجداد کے دین سے ہرگز نہ پھرتے! مزکورہ بالا آیت انہیں جواب دیتی ہے کہ:

ترجمہ: وہ (اہل کتاب) سارے یکساں نہیں: ان میں سے بعض حق و ایمان اور اطاعت خدا کے لیے قیام کرتے اور مسلسل رات کے اوقات میں سجدے کی حالت میں خدا کو یاد کرتے ہیں۔ ان کا خدا اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو انجام دیتے اور نیک کاموں کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی لوگ صالحین میں سے ہیں:

(۳) لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُونَ ۝ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَ يُؤْمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَ أُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ^۱

۱۱۳۔ سب برابر نہیں ہیں، اہل کتاب میں کچھ (لوگ) ایسے بھی ہیں جو (حکم خدا پر) قائم ہیں، رات کے وقت آیات خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ ۱۱۴۔ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے، نیک کاموں کا حکم دیتے، برائیوں سے روکتے اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی صالح لوگوں میں سے ہیں۔

قرآن اس مقام پر اسلام قبول کرنے والے اہل کتاب میں سے صالحین کی خصوصیات کو تین چیزوں میں بطور خلاصہ بیان کرتا ہے: خدا اور آخرت پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی انجام دہی اور نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا اور روز قیامت پر ایمان لانے کے بعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صالحین کی واضح ترین علامت اور نشانی ہے کیونکہ تمام نیک اعمال کی جڑ اسی عمل میں پوشیدہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

لتأمرن بالمعروف وتنهون عن المنکر او ليعمنکم عذاب الله :^۲

ترجمہ: تم سب کو ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرضہ انجام دینا چاہیے ورنہ یقینی طور پر عذاب الہی تمہارا گھر او کر لے گا۔

چوتھی آیت: اہل ایمان کی اولین خصوصیت کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر قرار دیا گیا ہے، یہاں تک کہ اقامت نماز، ادائیگی زکوٰۃ اور خدا اور رسول ﷺ کی اطاعت کو بھی اس کے بعد ذکر کیا گیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گریہ دو عظیم ذمہ داریاں انجام نہ دی جائیں تو خدا کی اطاعت اور بندگی اور عبادت کی اساس خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ارشاد خداوند ہے:

قرآنی طرز زندگی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

ترجمہ: باایمان مردوزن ایک دوسرے کے ولی (مددگار) ہوتے ہیں اور وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، خدا جلد ہی اپنی رحمت کو ان کے شامل حال قرار دے گا بے شک خدا تعالیٰ عزیز اور حکیم ہے:

(۴) وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ يُطِيعُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ^۱

۱۔ اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے بھی خواہ ہیں، وہ نیک کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

اس کی تفسیر میں کئی احتمالات دے گئے ہیں جن میں سے ایک احتمال یہ ہے کہ وہ لوگ خدا اور اسلام کے اصول میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور متحد ہیں، دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ امور دین و دنیا میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ وہ تعلیم و تربیت کے ذریعے دوسروں کو کمالات کے بلند مراتب اور مدارج پر پہنچاتے ہیں۔ واضح ہے کہ یہ تینوں تفسیریں ایک دوسرے کے منافی نہیں۔ آیت کے مفہوم میں تینوں کا جمع ہونا ممکن ہے، اس لئے آیت شریفہ میں ولایت (اولیاء ہونے) کو مطلق طور پر ذکر کیا گیا ہے جو (ولایت) اہل و ایمان کے مختلف جہاد میں باہمی تعلق کو بھی اپنی حدود میں شامل کر لیتی ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں:

وما اعمال البرکھلا والجهاد فی سبیل اللہ عند الامر بالمعروف و النہی

عن المنکر الا کنفته فی بحر لجمی ۲

تمام نیک اعمال بشمول جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسے آب و دہن (لعاب دہن) کے مقابلے میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔

^۱ توبہ (۷۱)

^۲ بیچ البلاغہ کلمات تضار کلمہ ۳۷۴

پانچویں آیت میں وہ نفع بخش تجارت، جو سچے باایمان مجاہدین کے ساتھ جہاد میں شرکت کے عنوان سے کرتے ہیں اور اپنی جان کا معاوضہ اس کی بہشت کی صورت میں حاصل کرتے ہیں، اس نفع بخش تجارت پر خدا انہیں مبارک باد دیتا ہے اور اسے ایک عظیم کامیابی قرار دیتا ہے اور ان کے اوصاف کو نوصفات کی صورت میں خلاصہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وہ لوگ تو عبادت کرنے والے، شکر گزار، سیاحت کرنے والے (جہاد کے لیے آمد رفت رکھنے والے ہیں) سجدہ رکوع اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بجالانے اور حدود الہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (اے رسول ﷺ) ایسے اہل ایمان کو بشارت دے دو۔

(۵) التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ^۱

۱۱۲۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے، عبادت گزار، ثناء کرنے والے، (راہ خدا میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (اے رسول) مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔

در حقیقت پہلے چھ اوصاف میں (امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور حدود الہی کی حفاظت) اور معاشرتی اور اجتماعی فساد اور ابتری کے خلاف ان کے مقابلے، حق و عدالت کے استحکام اور احکام الہی کے نفاذ کی طرف اشارہ ہے اور ان سب (اوصاف) کے بعد خدا کی طرف سے بشارت اور خوشخبری کو مطلق طور پر بیان کیا گیا ہے۔

چھٹی آیت شریفہ میں اس مسئلے کے ایک اور پہلو کی طرف اشارہ ہے اور اس میں اسلامی حکمرانوں کی ذمہ داریوں سے ایک اہم ذمہ داری امر بالمعروف اور نہی عن المنکر شمار ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوْا الزَّكَاةَ وَ أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ^۲

^۱۔ توبہ (۱۱۲)

^۲۔ حج (۳۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

خدا کی مدد کا وعدہ جو اس سے پہلی آیت وَ لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ میں بیان ہوا ہے، اس کا تعلق درحقیقت ایسے افراد سے ہے جو زمین پر قدرت اور اقتدار حاصل کرتے ہیں تو نہ فقط خود نماز پڑھتے ہیں بلکہ نماز کو تمام روئے زمین پر قائم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لاپچار اور بے کس اور بے بس افراد کے حقوق ان تک پہنچاتے ہیں اور پھر وسیع پیمانے پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا وظیفہ انجام دیتے ہیں۔

امام باقرؑ فرماتے ہیں:

ان امر بالمعروف والنہی عن المنکر فریضة عظيمة فها تمام الفرائض وتا من المذاہب وتحمل المکاسب وترد الظالم وتعمر الارض ويتنصف من الاعداء ويستقيم الامر^۱
ترجمہ: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض الہی میں سے ہے کہ باقی فرائض اس کے ذریعے برپا اور قائم ہوتے ہیں، ان دو کے ذریعے راستے پر ہو جاتے ہیں، کار بار اور کمائی حلال ہو جاتی ہے، مظلوموں کے حقوق ان تک پہنچتے ہیں، زمین آباد ہو جاتی ہے، دشمنوں سے انتقام لینا ممکن ہو جاتا ہے اور تمام امور اپنے صحیح راستے پر چل پڑتے ہیں۔

ہر نیکی صدقہ ہیں

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ صدقہ دیا کرے، عرض کیا گیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: راستے سے تکلیف دینے والے چیزوں کو ہٹاؤ تو یہ بھی صدقہ ہے، کسی کو راستے کی رہنمائی کرو تو یہ بھی صدقہ ہے

کسی مریض کی عیادت کرنا بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف کر دینا بھی صدقہ ہے اور نہی عن المنکر کر دینا بھی صدقہ ہے اور سلام کا جواب دے دینا بھی صدقہ ہے^۱

امر بالمعروف کرنے والے لوگ

تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہونے چاہیے جو نیکی کی دعوت دیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں۔

انسان اپنی زندگی میں جو معلومات حاصل کرتا ہے اور ان میں سے صرف انہی معلومات کو اپنے لئے محفوظ کرتا ہے جو اس کیلئے فائدہ مند ہوں۔ وہ معلومات جہاں سے اور جس طریقے سے بھی حاصل کرے محفوظ کرے۔

لیکن ان معلومات کو ہمیشہ ملحوظ و مد نظر نہ رکھا جائے اور بار بار عملی جامہ نہ پہنایا جائے تو بالآخر ان معلومات سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ انسان کے ہر عمل کا دار و مدار علم پر ہوتا ہے کہ علم کے قوی ہونے سے عمل بھی صالح و درست ہوتا ہے اور علم کے فاسد و خراب ہونے سے عمل بھی فاسد و خراب ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی مثال سورہ اعراف آیت ۵۸ ہے:

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقْلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِيَلْدَ مَيْتًا فَأُنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ تَحْتِهَا النَّعْمَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ^۲

اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کے طور اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ ابر گراں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر بادل سے مینہ برسا کر اس سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں گے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔

(پاک زمین کی پیداوار اس کے پروردگار کے اذن سے نکلتی ہے اور ناپاک زمین خس و خاک کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتی۔)'

بہر حال مذکورہ بالا امور علم نافع اور عمل صالح کی بنیاد بنتے ہیں۔ معاشرے کو تاکید کرتے ہیں کہ جو شخص خیر و نیکی کی راستے سے ہٹ جائے اسے واپسی کی طرف لوٹائیں اور جو شخص خیر و نیکی کے راستے سے کھلی طور پر منہ موڑ دچکا ہو اسے اس کے حال پر نہ چھوڑیں کہ وہ شرورہ برائی کے کنویں میں نہ گر جائے اسے ہلاکت و نابودی کی وادی میں گرنے سے روکیں اور اسے خیر و نیکی کے راستے سے دور نہ جانے دے۔

افضل ترین امت کون ہے؟

یہ پوری امت سے خطاب نہیں ہو سکتا اس لئے کہ پہلی آیت میں آچکا ہے:

(۲) وَ لَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۲

۱۰۴۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

یعنی تم میں سے جو کچھ لوگ ایسے ہونا ہیں جو دعوت خیر دیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے، اس سے ظاہر ہے کہ یہ دعوت خیر دینا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعے پوری امت کو انتباہ کیا جا چکا ہے کہ تم اختلاف نہ کرنا اور تفرقہ میں نہ پڑنا اور یہ کہ کچھ منہ نورانی ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور انہیں عذاب ہو رہا ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

آیت میں وَ لَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ کہہ کر خبر دی گئی تھی اور اسی لیے

بعض روایات میں خیر امت کہا گیا ہے۔ امت خیر یہ کیسے بہترین امت ہے جبکہ اسی امت میں امام برحق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب اور امام حسن اور امام حسینؑ کو شہید کیا گیا ہے۔ معصوم کا فرمان ہے: ہم آل محمد خیر امت رسول ﷺ ہیں۔

حضرت لقمان کی نصیحت اپنے بیٹے سے

جناب لقمان فرماتے ہیں، ایٹا، اگر نیکی و بد اعمالی رائی کے دانے کے وزن کے برابر ہو اور یہ پتھر کے اندر یا آسمان کے کسی گوشے میں یا زمین کے اندر کسی جگہ بھی ہو خدا اس کو قیامت میں حاضر کرے گا اور اس کا حساب و کتاب کرے گا کیوں کہ خدا باریک بین، آگاہ و خبر دار ہے۔ (خروج) (دائی) ایک پودا ہے جس کے بہت چھوٹے سیاہ دانے ہوتے ہیں ضو چھوٹا ہونے کی وجہ سے کمی اور حقارت میں ضرب المثل ہے۔ اس طرف اشارہ ہے نیک اور بد عمل جس قدر چھوٹے اور جس قدر مخفی و پنهان میں مثل (دائی) کے دانے کے جو پتھر کے اندر زمین کی گہرائیوں میں یا آسمان کے گوشے میں مخفی ہو خداوند لطیف و خبیر جو عالم ہستی کے تمام چھوٹے بڑے موجودات سے آگاہ ہے اسے حساب و کتاب اور سزا و جزا کیلئے حاضر کرے گا اور کوئی اس کے ہاں چھوٹا نہیں۔ انسان کے اعمال سے پروردگار کا آگاہ ہونا اور تمام نیکیوں اور بدیوں کا پروردگار عالم کی کتاب علم میں محفوظ ہونا اور اس کائنات میں کسی چیز کے نابود نہ ہونے کی طرف توجہ تمام انفرادی و اجتماعی اصلاحات کی اصل و بنیاد ہے اور اچھائیوں کی طرف لے جانے طاقتور محرک ہے اور شر و برائیوں سے روکنے کی بڑی طاقت ہے۔ چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرو کیونکہ آخر کار کوئی اس کو بھی پوچھے گا۔ تم میں سے بعض لوگ کہتے ہیں ہم گناہ تو کرتے ہیں اس کے ساتھ استغفار بھی کرتے ہیں حالانکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے: ہم تمام اس کو جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اور اس طرح ان کے تمام آثار غرض کہ سب کچھ کو ہم نے محفوظ کر دیا ہے۔

نیز فرماتا ہے: اگر اچھے اور برے اعمال حتی کہ رائی کے دانے کے برابر کیوں نہ ہوں، پتھر کے اندر یا آسمان کے کسی گوشے میں یا زمین کے اندر ہی کیوں نہ ہوں، خدا ان کو حاضر کرے گا کیوں کہ خدا لطیف و خبیر ہے۔ مبداء و معاد جو تمام اعتقادات کی بنیاد ہے کہ بنیاد کو محکوم طور پر بیان کرنے کے بعد اہم ترین عمل یعنی مسئلہ نماز کو پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں بیٹا نماز کو قائم کرو [یا بُنِیَّ اَقِمْ الصَّلَاةَ] کیونکہ نماز تمہارے خالق کے پاس تمہارا اہم ترین رابطہ ہے، تمہارے دل کو بیدار اور روح کو صاف

کرے۔ یہ نماز زندگی کو منور کرتی ہے اور تمہاری جان سے گناہوں کے آثار کو دھو ڈالتی ہے اور تمہارا
رے دل کے خانہ میں نور ایمان کی روشنی ڈالتی ہے اور تمہیں فحشات و منکرات سے روکتی ہے۔

فہرست منابع

نام کتاب: کتاب تعریفات، مصنف: علامہ علی بن محمد شریف جرجانی الحسینی، تحقیق زیاد: ڈاکٹر محمد عبد
الرحمان المرعشلی، ناشر: بیروت، اشاعت: (تیسرا) ۲۰۱۲

نام کتاب: تفسیر موضوعی، مصنف: آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، ناشر: مصباح القرآن لٹریٹ لاہور
، مترجم: مولانا شیخ افتخار حسین جعفری

ایڈیشن: چہارم

نام کتاب: تفسیر نمونہ، مصنف: آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، ناشر: مصباح القرآن لٹریٹ لاہور
، مترجم: مولانا صفدر حسین نجفی

سال اشاعت: ۲۰۱۳

نام کتاب: تفہیم القرآن، مصنف: سید ابو علی مودودی، ناشر: رحمان القرآن رحمان مارکیٹ اور دو بازار لاہور
، ایڈیشن ۷ سال جنوری ۲۰۱۳

نام کتاب: تفسیر کوثر، مصنف: شیخ محسن علی نجفی، ناشر: مصباح القرآن لٹریٹ لاہور، اشاعت: (پہلی) سال
نومبر ۲۰۱۴

نام کتاب: مفاتح الحیات، مصنف: آیت اللہ جواد علی، مترجم: مولانا سید ظفر حسین نقوی، ناشر: معراج کمپنی
لاہور

نام کتاب: تفسیر فصل الخطاب، مصنف: علامہ سید نقی نقوی لکھنوی، ناشر: مصباح القرآن لٹریٹ لاہور، سا
اشاعت: ۲۰۱۵

تفسیر موضوعی، پیام قرآن جلد ۱۰ صفحہ ۹۳

تفسیر نمونہ جلد ۱ صفحہ ۴۳

تفسیر کوثر جلد ۶ صفحہ ۳۹۲

تفسیر کوثر جلد ۶ صفحہ ۳۹۲

تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۳۱

- مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۴۸۴
- مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۴۸۴
- وسائل شیعہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۷ باب ۳
- نہج البلاغہ کلمات قصار ۳۷۴
- وسائل شیعہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۵ حدیث ۶ باب ۱
- منتخب المیزان الحکمت جلد ۲ صفحہ ۷۱
- تفسیر المیزان جلد ۳ صفحہ ۸۲۸
- منتخب حکمت نامہ پیغمبر ﷺ جلد ۳ صفحہ ۲۳۴
- تفسیر موضوعی، پیام قرآن جلد ۱۰ صفحہ ۹۳
- تفسیر نمونہ جلد ۱ صفحہ ۴۳۷
- تفسیر کوثر جلد ۶ صفحہ ۳۹۲
- تفسیر کوثر جلد ۶ صفحہ ۳۹۲
- تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۳۱
- مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۴۸۴
- مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۴۸۴
- وسائل شیعہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۷ باب ۳
- نہج البلاغہ کلمات قصار ۳۷۴
- وسائل شیعہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۵ حدیث ۶ باب ۱
- منتخب المیزان الحکمت جلد ۲ صفحہ ۷۱
- تفسیر المیزان جلد ۳ صفحہ ۸۲۸
- منتخب حکمت نامہ پیغمبر ﷺ جلد ۳ صفحہ ۲۳۴